غوثِ پاک رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ

کا خاندان

03 ربیع الآخر 1448/2026 کا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہیے بلکہ اِس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نیّت کر لے، کچھ دیر ذِکرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے:

زَیِّنُوْا مَجَالِسَکُمْ بِالصَّلَاۃِ عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ عَلَیَّ نُوْرٌ لَّکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

یعنی تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو، کیونکہ تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا قیامت کے دن تمہارے لئے نُور ہو گا۔ (جامع صغیر، حرف الزاء، ص۲۸۰، حدیث:۴۵۸۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنایئے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللہ! آج ہم "**سرکارِ بغداد، حُضُورِ غوثِ پاک** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **کے خاندان**" کی شان و عظمت، غوثِ پاک کے والد اوروالدہ(Parents) رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِما کا تقویٰ، غوثِ پاک کے نانا جان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے حالات، غوثِ پاک کی پھوپھی جان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کی کرامت اور اس کے علاوہ بہت ساری علمی باتیں سُنیں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! سرکارِ بغداد، حُضُورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نہایت عالیشان گھرانے میں پیدا ہوئے، غوثِ پاک کا خاندان زُہد و تقویٰ کی وجہ سے بہت مشہور تھا۔ غوثِ پاک کی والدہ کا نام "**فاطمہ بنتِ شیخ عبدُ اللہ صَومَعِی** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا"، والدہ کی کُنْیَت "**اُمُّ الْخَیْر**"

1…جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284

جبکہ لقب "**اَمَۃُ الْجَبَّار**" تھا۔(سیرتِ غوث اعظم،ص۲۷ملخصًا)

غوثِ پاک کے والدِ گرامی کا نامِ مبارک "**سیّد موسیٰ**" کُنْیَت "**ابُوصالح**" جبکہ لقب "**جنگی دوست**" ہے۔ حُضُور غوثِ پاک والد کی نِسْبَت سے حَسَنِی (اور والدہ ماجِدہ کی طرف سے حُسَیْنِی سَیّد) ہیں۔ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے والدِ گرامی حضرت ابُوصالح مُوسیٰ جنگی دوست اپنے وَقْت کے مشہورِ زمانہ اولیائے کرام میں سے تھے۔(غوثِ پاک کے حالات،ص۱۵،۱۶ملخصًا)

اے عاشقانِ اولیا! آیئے!اب حضور غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے والِدَین کے تقویٰ و پرہیز گاری کے تعلق سے ایک دلچسپ اور ایمان افروز واقعہ سُنتے ہیں اور اس سے حاصل ہونے والے مدنی پھول چُن کر اپنے دل کے مَدَنی گلدستے میں سجانے کی کوشش کرتے ہیں، چنانچہ

والِدَینِ غوثِ پاک کا تقویٰ

منقول ہے:حضرت ابُوصالح مُوسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ دریا کے کنارے بیٹھے تھے کہ ایک سیب(Apple)بہتا ہوا آیا، آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے اسے کھالیا۔ سیب کھانے کے بعد غوثِ پاک کے والد گرامی پر خوفِ خدا کا غَلَبَہ ہوا اور آپ اس طرح غوروفکر(یعنی اپنا مُحَاسَبَہ) کرنے لگے کہ نہ جانے یہ سیب کس کا تھا؟ اور کیا اس طرح نامعلوم سیب کھانا میرے لئے حلال ہوسکتا ہے؟ یہ خیال پیدا ہوتے ہی آپ اپنا قصور مُعاف کروانے کیلئے سیب کے مالک کی تلاش میں دریا کے کِنارے چل دیئے۔ ایک لمبا سفر کرنے کے بعد حضرت ابوصالح موسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کو دریا کے قریب ایک نہایت عظیمُ الشَّان عمارت نظر آئی، جس میں سیب کا ایک بہت بڑا درخت موجود تھا، اور اس کی شاخوں پر پکے ہوئے سیب لگے ہوئے

تھے۔ بعض سیبوں سے بھری شاخیں پانی کے اوپر پھیلی ہوئی تھیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کو یقین ہو گیا کہ جو سیب میں نے کھایا تھا، وہ اسی درخت کا ہے، چنانچہ غوثِ پاک کے والد گرامی نے لوگوں سے اس درخت کے مالک کے بارے میں پوچھا تو پتہ چلا کہ اس باغ کے مالک تو اپنے زمانے کے مشہور بزرگ حضرت عَبْدُ اللہ صَومَعِی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ ہیں۔

غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے ناناجان رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کا تعارف

یادرہے! حضرت عَبْدُ اللہ صَومَعِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جِیلان شریف کے مشہور بزرگوں میں سے تھے، جو نہایت پرہیز گار اور کمال والے ولی تھے،

بہر حال جب حضرت ابُو صالح مُوسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کو باغ کے مالک حضرت عَبْدُ اللہ صَومَعِی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے بارے میں عِلْم ہو گیا تو آپ بغیر کسی تاخیر کے ان کی خِدمت میں حاضر ہو گئے اور سارا معاملہ عَرض کرنے کے بعد ان سے مُعافی چاہی۔ حضرت عَبْدُ اللہ صَومَعِی چونکہ ولایت کے بلند ترین مرتبے پر فائز تھے، لہٰذا آپ بھانپ گئے کہ یہ شخص اللہ کریم کے مقبول بندوں میں سے ایک بندہ ہے، جبھی تو اپنا قُصور معاف کروانے کی خاطر اتنا لمبا سفر کر کے یہاں تک آیا ہے۔ چنانچہ باغ کے مالک حضرت عبدُ اللہ صَومَعِی نے حضرت موسیٰ جنگی دوست کی بات سُن کر فرمایا: بارہ(12) سال تک ہماری خدمت کرو گے، تب ہی معافی ملے گی، قربان جایئے! غوثِ پاک کے والد گرامی حضرت ابُو صالح پر جنہوں نے بغیر کسی بحث و تکرار کے اس شرط کو خوشی خوشی منظور فرمالیا، اگرچہ شرعاً اس طرح قصور مُعاف کروانا آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ پر لازم نہ تھا۔ بہر حال بارہ(12) سال تک حضرتِ ابوصالح خدمت کرتے رہے۔

جب 12 سال پورے ہو گئے تو اگلا امتحان (Next trial) آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کا استقبال

کرنے کے لئے تیار تھا اور اس دفعہ کا امتحان شاید پچھلے امتحان سے زیادہ عجیب اور سخت بھی تھا، وہ یہ کہ ولیِ کامل حضرت عَبْدُ اللہ صَومَعِی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے حضرتِ ابو صالح رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ سے فرمایا: ایک خِدمت اور بھی ہے اور وہ یہ کہ میری ایک لڑکی ہے، جس میں چار(4) عیب ہیں: (1) آنکھوں سے اندھی ہے، (2) کانوں سے بہری ہے، (3) ہاتھوں سے معذور ہے اور (4) پاؤں سے لنگڑی (اَپاہج) ہے، تمہیں اس سے نکاح بھی کرنا ہو گا اور دو(2) سال تک مزید میری خدمت بھی کرنی ہو گی، اس کے بعد جہاں تمہارا جی چاہے چلے جانا۔

حضرت ابُو صالح مُوسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ چونکہ اسلامی تعلیمات سے آگاہ اور خوفِ خدا کے پیکر تھے، لہٰذا آپ نے اس شرط کو بھی قبول فرمالیا۔ چنانچہ اب آپ کا دوسرا امتحان بھی شروع ہو گیا، حضرت عَبْدُ اللہ صَومَعِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی شہزادی کا نکاح حضرتِ ابو صالح سے کر دیا، نکاح کے بعد جیسے ہی آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کا اپنی بیوی سے آمنا سامنا ہوا تو آپ ایک عجیب سی کشمکش میں مُبْتَلا ہو گئے کیونکہ نگاہوں کے سامنے جو منظر دکھائی دے رہا تھا وہ بتائی گئی صورتِ حال کے بالکل ہی اُلٹ (Opposite) تھا، کیا دیکھتے ہیں کہ زوجہ محترمہ کے تو تمام ہی اَعضاء درست ہیں اور وہ خوبصورت و حسین ہیں۔ یہ منظر دیکھ کر حضرت ابو صالح رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ اپنی نئی نویلی دلہن کے قریب تک نہ گئے اور وہیں سے واپس پلٹ آئے۔ پھر حضرت عَبْدُ اللہ صَومَعِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے معامَلہ بیان کیا۔ انہوں نے فرمایا: پریشان ہونے کی ضرورت نہیں! تمہاری زوجہ وہی ہے جسے تم ابھی دیکھ کر آرہے ہو، بات دراصل یہ ہے کہ میں نے اپنی لڑکی کے تعلق سے جو جو باتیں تم سے بیان کی تھیں وہ سب کی سب اس میں موجود ہیں، "وہ آنکھوں سے اندھی ہے" اس سے میری مراد یہ تھی کہ **"نامَحرم کیلئے اس کی آنکھیں اندھی ہیں"**، "کانوں سے بہری ہے" اس سے میری مراد

یہ تھی کہ **"ناحق بات سُننے کیلئے اس کے کان بہرے ہیں"**، "ہاتھوں سے معذور ہے" اس سے میری مراد یہ تھی کہ **"غیر مردوں کو چھونے کیلئے اس کے ہاتھ معذور ہیں"** اور **"پاؤں سے معذور ہے"** اس سے میری مراد یہ تھی کہ **"اپنے شوہر کے حکم کے خلاف قدم اُٹھانے کیلئے اس کے پاؤں لنگڑے ہیں"**۔

جب ابو صالح رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے حضرت عبدُاللہ صَومَعِی کی زبانِ مبارک سے اپنی نئی نویلی دلہن کے بارے میں یہ دلنشین وضاحتیں سُنیں تو آپ کے دل کو قرار آگیا، آپ کے دل میں اپنی زوجہ کی اَہَمِّیَّت اُجاگر ہوگئی اور اللہ پاک کے فضل و کرم سے حضرت ابو صالح رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کو اپنے زمانے کے زبردست ولی کی بہت سی اچھی خوبیوں سے آراستہ خوبصورت اور خوب سیرت بیٹی کا شوہر بننے کا شرف نصیب ہوا۔ (سیرتِ غوثِ اعظم، ص۲۶ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ اولیا! بیان کردہ واقعہ سے ہمیں بہت سی معلومات حاصل ہوئیں، آیئے! اہم معلومات کی مہکی مہکی خوشبوؤں سے ہم بھی اپنا حصہ لینے کے لیے نہایت توجہ کے ساتھ انہیں سُنتے ہیں: (1) اللہ پاک کے نیک بندے، بندوں کے حقوق کے معاملے میں انتہائی محتاط ہوتے ہیں، اللہ پاک کے نیک بندے خوفِ خدا والے ہوتے ہیں، اللہ پاک کے نیک بندے فکرِ آخرت کی نعمت سے مالا مال ہوتے ہیں، ایک نامعلوم سیب کھانے کے بارے میں اپنا مُحاسَبہ کرنا بھی اللہ پاک کے نیک بندوں کی عادات میں شامل تھا، اللہ پاک کے نیک بندے اپنے قُصور کو معاف کرانے کی خاطر سخت سے سخت حالات سے بھی گزرتے ہیں۔

اے عاشقانِ رسول! اب ذرا ہم بھی غور کریں: کیا ہمارے اندر بھی یہ خوبیاں پائی جاتی ہیں؟ کیا ہم بھی بندوں کے حقوق پورے طور پر ادا کرتے ہیں؟ کیا ہمارے دل بھی خوفِ

خدا سے سرشار ہیں؟ کیا ہم بھی اپنے اَعمال کا حساب کتاب کرتے ہیں؟، کیا ہم بھی اپنے قُصور معاف کروانے کے لئے کوششیں کرتے ہیں؟، افسوس! آج کل تو قرض کے نام پر لوگوں کے ہزاروں بلکہ لاکھوں روپے ہڑپ کرلئے جاتے ہیں، آج بڑی بے شرمی کے ساتھ **جائیدادوں پر قبضے** کر لیے جاتے ہیں، حالانکہ یہ **ظالم و نادان** لوگ اپنی دُنیا وآخرت کو تباہ وبرباد کررہے ہیں، جی ہاں! کبھی تو جیتے جی دُنیا میں ہی ایسے ظالم لوگ دوسروں کے لیے نشانِ عِبرت بن جاتے ہیں یا کبھی **کُتّے کی موت مارے** جاتے ہیں، مگر یہ ظلم وزِیادتی کا کتنا بُرا نشہ لگا ہوا ہے کہ اِس سے عبرت حاصل نہیں کرتے۔

(2) پہلے کی خواتین میں اجنبی مَردوں سے **شرعی پردہ** کرنے کا جذبہ کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا، جیسا کہ سرکارِ بغداد، حُضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہ علیہ کی والدہ کے بارے میں ہم نے سُنا، یہی وجہ ہے کہ ان کی نسلوں میں اولیائے کرام رَحمۃُ اللہِ عَلَیہِم اَجمَعِین پیدا ہوا کرتے تھے۔

(3) جو ماں باپ اللہ پاک سے ڈرنے والے، پرہیزگار، عبادات کرنے والے، شرم و حیا کے پیکر اور مَدَنی رنگ میں رنگے ہوئے ہوتے ہیں تو یہی خصوصیات ان کی اولاد میں بھی مُنْتَقِل ہو جاتی ہیں اور اللہ کریم ایسوں کی نسلوں کو بھی سنوار دیتا ہے، جیسا کہ

حضرت عبدُ اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: بے شک اللہ پاک انسان کے اچھے اعمال کے سبب اس کی اَولاد اور اَولاد، دَر اَولاد کی اِصلاح فرما دیتا ہے، اُس کی نسل اور اُس کے پڑوسیوں میں اُس کی حفاظت فرماتا ہے اور وہ سب اللہ پاک کی طرف سے اَمان میں رہتے ہیں۔ (تفسیر دُرِّ مَنثور، ۵/۴۲۲)

فکر کی بات یہ ہے کہ ماں باپ ہی اگر فیشن کے مَتوالے ہوں گے، ماں باپ ہی فلمیں

ڈِرامے دیکھنے اور گانے باجے سننے کے شیدائی ہوں گے،ماں باپ ہی بے عملی کا شکار ہوں گے،ماں باپ ہی ضروری دِینی مسائل ناجانتے ہوں گے،ماں باپ ہی سُنّتوں سے منہ موڑے ہوئے ہوں گے،ماں باپ ہی بے پردگی و بے حیائی اور طرح طرح کے باطنی امراض کا شکار ہوں گے تو ایسوں کی اولاد کم ہی باعمل و باکردار اور عاشقِ رسول بن پاتی ہوگی۔ لہٰذا ماں باپ کو چاہیے کہ سب سے پہلے وہ خود عِلْم و عمل کے زیور سے آراستہ ہوں، خصوصاً فرض عُلوم سیکھیں، نمازِ پنجگانہ کا اِہتمام کریں،تِلاوتِ قرآن کو اپنا معمول بنائیں، سُنّتیں اپنائیں، شرم وحیا کے پیکر بنیں اور اپنے ظاہر و باطن کو اسلامی تعلیمات کے مطابق سنوارنے کی کوشش کریں تاکہ وہ اپنی اَولاد کی صحیح طریقے سے تربیت کرنے میں کامیاب ہوسکیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

والدہ محترمہ کے اوصاف

اے عاشقانِ غوثُ الاعظم! ہم حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے والدِ محترم رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی سیرتِ مبارَکہ کے بارے میں سُن رہے تھے۔ آیئے!اب حُضور غوثِ پاک کی والدۂ ماجدہ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہا کے بارے میں بھی کچھ سُنتے ہیں۔ یاد رہے! حُضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی والدہ ماجدہ اُمُّ الخیر حضرت فاطمہ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہا (اپنے) وَقْت کی انتہائی نیک سیرت خاتون اور تقویٰ و پرہیز گاری کی پیکر تھیں۔ (سیرتِ غوث اعظم، ص۵۱ ملخصا) حضرت اُمُّ الخیر دیگر بہت سی بہترین خوبیوں سے بھی آراستہ تھیں مگر آپ کی ذات میں ایک خاص(Special) بات یہ بھی تھی کہ آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہا تلاوتِ قرآن کی بہت شیدائی تھیں اور اس قدر کثرت سے تلاوتِ قرآن کرنا آپ کا معمول بن چکا تھا کہ محبوبِ رحمانی ،قندیلِ نورانی،شہبازِ لامکانی شیخ عبدالقادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے آپ کے بطنِ مبارک میں رہ کر پورے اَٹھارہ(18) پارے

یاد کر لئے تھے، چنانچہ

18 پارے سنادیئے

شہنشاہِ بغداد، حُضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ پانچ(5)سال کی عمر میں پہلی بار بِسْمِ اللّٰہ پڑھنے کی رَسم کے لیے کسی بُزرگ کے پاس بیٹھے، اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم اوربِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھی، پھر سورۂ فاتحہ اور الٓمّٓ سے لے کر18پارے سُنا دیئے۔ اُن بُزرگ نے کہا: بیٹے! اور پڑھئے! کہا: بس مجھے اِتنا ہی یاد ہے، کیوں کہ میری ماں کو بھی اِتنا ہی یاد تھا، جب میں اپنی ماں کے پیٹ میں تھا، اُس وَقت وہ پڑھا کرتی تھیں، میں نے سُن کر یاد کر لیا تھا۔ (رسالہ منے کی لاش ص4 ملخصا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! ہمیں اپنے بچوں کی امّی اور اپنی محرمات(مثلاً والدہ، بہن وغیرہ) بلکہ اپنے رشتہ دار اسلامی بھائیوں کے بارے میں بھی یہ غور کرنا چاہیے کہ کیا ہمیں اور انہیں **دیکھ کر قرآنِ پاک پڑھنا** آتا ہے؟ نماز میں کی جانے والی تلاوت اور پڑھی جانے والی تسبیحات و اذکار کیا ہم درست طریقے سے پڑھتے ہیں؟ اس کی درستی کے لیے ہم نے کوئی انتظام کیا؟ (مثلاً مدرسۃ المدینہ بالغان یا بذریعہ انٹرنیٹ Online قرآنِ کریم سیکھنے کا اہتمام کیا؟) ہم نے اس کے لیے کیا کوشش کی؟ جی ہاں! مشکل سے مشکل **اینڈرائیڈ موبائل** (android Mobile) اور نہ جانے کتنی ہی **ایپلی کیشنز** (Applications) چلانا تو آتی ہیں، مگر افسوس! **قرآنِ کریم** دیکھ کر پڑھنا نہیں آتا، بد قِسمتی سے اِتنا بھی نہیں آتا کہ جس سے **نماز** ہی دُرست ہوسکے، کیونکہ یہ سیکھنے کے لیے نہ ہمیں شوق ہے نہ جذبہ ہے اور نہ ہی وَقْت نکالنے کی کوشش کرتے ہیں، غور کیجئے! کہیں! **سوشل میڈیا** (Social Media) اور **اِنٹرنیٹ کا غلط**

اِستعمال کہیں ہمارے قیمتی وَقت کو تباہی کی طرف تو نہیں دَھکیل رہا۔اللہ پاک ہمیں وَقت کی قدر کرتے ہوئے تعلیمِ قرآن حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ غوثُ الاعظم! جس طرح ہمارے غوثِ پاک کے نانا جان رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ ولایت کے بلند منصب پر فائز تھے، جس طرح ہمارے غوثِ پاک کے والدِ محترم رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ آسمانِ ولایت کا روشن ستارہ تھے، جس طرح ہمارے غوث پاک کی والدہ ماجدہ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہا اللہ پاک کی مقبول ولیّہ تھیں، اسی طرح ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی پھوپھی جان کو بھی اللہ کریم نے ولایت کا بلند مرتبہ عطا فرمایا تھا، آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہا کا مقام و مرتبہ اللہ پاک کی بارگاہ میں اس قدر بلند و بالا تھا کہ لوگ بارش کی دعائیں کروانے کے لئے غوثِ پاک کی پھوپھی جان کی پاک بارگاہ میں حاضری دیا کرتے اور اللہ پاک کی رحمت کا نظارہ کرتے۔

آیئے! حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی پھوپھی جان کی ایک ایمان افروز کرامت سنیے، چنانچہ

غوثِ پاک کی پھوپھی جان کی کرامت

ایک دفعہ جیلان میں بارشیں نہ ہونے کی وجہ سے خشک سالی ہوگئی، لوگوں نے نمازِ اِسْتِسْقَاء (یعنی بارش کے لیے پڑھی جانے والی نماز) پڑھی، لیکن بارش نہ ہوئی تو لوگ حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی پھوپھی جان حضرت سَیّدہ اُمِّ عائشہ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہَا کے گھر آئے اور آپ سے بارش کے لئے دعا کرنے کی درخواست (Request) کی، حضرت سَیّدہ اُمِّ عائشہ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہَا اپنے گھر کے صحن کی طرف تشریف لائیں اور زمین پر جھاڑو دے کر دعا مانگی: اے

ربِّ کریم! میں نے تو جھاڑو دے دی، اب تُو چھڑکاؤ فرمادے (یعنی بارش سے سیراب فرمادے)۔ کچھ ہی دیر میں آسمان سے بارش برسنا شروع ہوگئی، لوگ اپنے گھروں کو اس حال میں لوٹے کہ تمام کے تمام بارش سے گیلے تھے اور پُورا جیلان خوشحال ہوگیا۔

(بہجۃ الاسرار، ذکر نسبہ وصفتہ، ص ۱۷۳ ملخصاً)

اے عاشقانِ غوثُ الاعظم! ذرا سوچئے تو سہی! **خاندانِ غوثِ اعظم** کی یہ شان ہے تو ان کے نانا جان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے خاندان، والدینِ مُصطفٰے، اَہلِ بَیْتِ اَطہار رَضِیَ اللہُ عَنْھُم اَجْمَعِیْن اور اُمُّہاتُ المؤمنین رَضِیَ اللہُ عَنْھُنَّ اَجْمَعِیْن کی کیا ہی شان ہوگی اور جنہوں نے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی صحبت پائی، ان چمکتے دَمکتے ستاروں کا کیا مقام ہوگا؟

ہر صحابیِ نبی جنّتی جنّتی چار یارِ نبی جنّتی جنّتی
صِدّیق و عمر جنّتی جنّتی عثمانِ غنی جنّتی جنّتی
فاطمہ اور علی جنّتی جنّتی معاویہ اور علی جنّتی جنّتی
حسن اور حسین بھی جنّتی جنّتی ہر زوجۂ نبی جنّتی جنّتی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اولیائے کرام کی صحبت کی برکات

اے عاشقانِ اولیا! اولیائے کرام کی صحبت بگڑیاں بنادیتی ہے، اولیائے کرام کی صحبت شیطان سے بچنے کا کامیاب ترین ہتھیار ہے، اولیائے کرام کی صحبت شیطان کے واروں کو پہچاننے کا زبردست ذریعہ ہے، اولیائے کرام کی صحبت ربِّ کریم کی پہچان کا ذریعہ ہے، اولیائے کرام کی صحبت نیکیوں کا حریص اور گناہوں سے نفرت کرنے والا بنادیتی ہے، اولیائے کرام کی صحبت دنیا و آخرت کی بھلائیاں پانے کا نسخہ ہے، اولیائے کرام کی صحبت ولایت کی منزل تک

پہنچا دیتی ہے۔ الغرض اولیائے کرام کی صحبت میں رہنے والا انسان ان کے فیوض وبرکات سے خوب مالا مال ہوتا اور رضائے الٰہی پانے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ہمارے غوث پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ بھی اللہ کریم کے مقبول ولی بلکہ ولیوں کے سردار ہیں، اللہ پاک نے آپ کو یہ طاقت و قوت بخشی ہے کہ آپ شیطان کے چُھپے واروں کو نہ صرف اچھی طرح پہچانتے ہیں بلکہ اللہ پاک کی عطا سے ان کو ناکام بنانے کا اختیار بھی رکھتے ہیں۔ آیئے! سنتے ہیں کہ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی بَرَکت سے آپ کی زوجہ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہَا شیطان کے وار سے کیسے محفوظ رہیں، چنانچہ

شیطان کے چُھپے ہوئے وار کو ناکام بنادیا

سرکارِ بغداد، حُضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے شہزادے سَیِّد شیخ عبد الجبار رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ اپنی والدہ ماجدہ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہا کے بارے میں فرماتے ہیں: جب بھی والدۂ محترمہ کسی اندھیرے مکان میں تشریف لے جاتیں تو وہ جگہ چراغ کی طرح روشن (bright) ہو جاتی۔ ایک موقع پر میرے والدِ محترم حضور غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ بھی وہاں تشریف لے آئے، جیسے ہی ان کی نظر اس روشنی پر پڑی تو وہ روشنی غائب ہو گئی، آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: یہ چراغ حقیقت میں شیطان تھا، جو تمہاری خدمت کرتا تھا اور تمہیں گمراہ کرنے کے لیے آتا تھا، اس لیے میں نے اسے ختم کر دیا، اب میں تمہاری اس روشنی کو رحمانی نور میں تبدیل کئے دیتا ہوں، چنانچہ اس کے بعد جب بھی اَمّی جان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کسی اندھیرے مکان میں تشریف لے جاتیں تو وہاں ایسی روشنی ہو جاتی جیسے چاند کی چاندنی ہوا کرتی ہے۔ (بہجۃ الاسرار، ص ۱۹۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مُرید ہونے کے فائدے

اے عاشقانِ رسول! یاد رہے! **کسی پیرِ کامل سے** مُرید ہونے کی بہت برکتیں اور فائدے ہیں، مثلاً اس کی بَرَکت سے ایمان کی حفاظت نصیب ہوتی ہے۔☆**نماز روزے** کی پابندی نصیب ہوتی ہے۔☆ **فرض علوم** سیکھنے کی سوچ ملتی ہے۔☆**حلال، حرام** کی پہچان نصیب ہوتی ہے۔☆**اِحترامِ مسلم وجذبۂ ایمانی** نصیب ہوتا ہے۔☆شیطان سے حفاظت ہوتی ہے۔☆دل میں عبادت کا شوق اور تِلاوتِ قرآن کا ذوق ملتا ہے۔☆بُری صحبت سے بچنے کا ذہن بنتا ہے۔☆دِین کی معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ ☆گناہوں سے توبہ نصیب ہوتی ہے۔☆دِینی ودنیاوی پریشانیاں دُور ہوتی ہیں۔☆انسان کا کردار اچھا ہوجاتا ہے۔

اے عاشقانِ غوثُ الاعظم! آپ بھی ایمان واعمال کی حفاظت کے لئے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے دامنِ کرم سے وابستہ ہوجایئے، شیطانی چالوں سے بچنے کے لئے غوثِ پاک کی غلامی کا پٹا اپنے گلے میں ڈال لیجئے، غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے دامنِ کرم سے وابستہ ہوجایئے اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ذریعے قادری عطاری سلسلے میں مرید ہو کر فیضانِ غوثِ پاک سے مالامال ہوجایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد